قسط نمبر ۱

مولانا حافظ محمد عرفان الحق حقانی *

آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

قبل از طلوع آفتاب رسالت ﷺ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اس دنیا میں آئے قریباً چھ سو برس گزر چکے تھے۔ روئے زمین بعینہ وہی نقشہ پیش کر رہی تھی جو عموماً انبیاء و مرسلین امت کی برکات و جود اور آثار فیض سے ایک مدت دراز تک محروم رہنے کے بعد ہوا کرتا ہے۔ دنیا کا گوشہ گوشہ تاریکی اور جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کوئی حق و صداقت کی دھندلی سی روشنی بھی نظر نہیں آتی تھی۔ تہذیب و تمدن کا چراغ گل تھا۔ سارے عالم میں ضلالت و گمراہی کا راج تھا ظلم و عداوت کا بازار گرم تھا۔ انسان توحید اور آخرت کا سبق بھلا بیٹھا تھا۔

طلوع آفتاب رسالت ﷺ:

ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا ڈنکا بجانے کے لئے ایک منادی توحید اور اقوام عالم کے مردہ جسموں میں اخلاق فاضلہ کی روح پھونکنے کے لئے ایک معلم اخلاق اور انسانوں کی کمزوری و پستی دور کرنے کے لئے ایک مصلح اعظم کو اپنی رسالت اور خلافت عطا کر کے معبوث فرمایا اس عظیم مصلح اعظم اور معلم اخلاق کی پیدائش ۱۲ ربیع الاول ہے [۱]۔ یہ پیر کا دن تھا اس روز دنیا کے دور افتادہ مقام مکہ میں جو کہ صحرائے عرب میں واقع ہے ایک بچہ پیدا ہوا۔ دوست تو کیا دشمن بھی اس بات کی تردید کرنے سے قاصر ہیں کہ اس بچے نے کیا مذہب کیا سیاست اور تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس کی تعلیمات آج بھی نہ صرف زندہ و تابندہ ہیں بلکہ وسعت پذیر بھی ہیں اور اس کے پیروکار قریباً دنیا کے تین براعظموں پر حکمران ہیں۔

ہزار بار بشویم دھن زمشک و گلاب　　　ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

---

* مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

یہ مبارک بچہ آفتاب رسالت حضرت محمد ﷺ جس صبح پیدا ہوئے اسی شب ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا جس سے محل کے چودہ کنگرے گرگئے۔ فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے روشن تھا' بجھ گیا یعنی کفری طاقتیں پیدائش نبوی ﷺ کے ساتھ ہی ڈگمگا گئی تھیں۔ آپ تمام مخلوقات سے افضل سارے انبیاء میں سب سے اشرف' مجسمہ رحمت متقیوں کے امام حمد وثنا کے پرچم بلند کرنے والے' شفاعت کبریٰ کے والی اور مقام محمود سے سرفراز ساقی کوثر ہے۔ آپ کی امت تمام امتوں سے بہتر آپ کے اصحاب انبیاء علیہم السلام کے بعد سب لوگوں سے افضل آپ کا دین تمام ادیان سے بلند وبالا اور خود آفتاب رسالت ﷺ تمام مخلوقات سے افضل واعلیٰ

لایمکن الثناء کما کان حقہ ، بعد از خدائے بزرگ توئی قصہ مختصر

صاحب خلق عظیم:

آپ کو خداوند قدوس نے سچے پکے معجزات' عقل کامل اشرف نسب' جمال وخوبصورتی میں بدر تمام' جود وسخا کے شہنشاہ' شجاعت و دلیری کے پیکر' بردباری کے مجسمہ جیسی باکمال خوبیوں سے نوازا تھا علم نافع' پختگی عمل' استقلال و خشیت الٰہی جیسی بیش بہا نعمتوں سے مالا مال' مخلوقات میں سب سے زیادہ فصیح وشگفتہ بیاں' اخلاق وکردار کے اعلیٰ انسان' اور تمام خوبیوں واوصاف کا مجموعہ بنایا تھا۔

لم یخلق الرحمان مثل محمد

ابدا وعلمی انہ لا یخلق

ترجمہ: باری تعالیٰ نے محمدؐ جیسا کبھی کسی کو پیدا نہ کیا اور جہان تک میرا یقین ہے پیدا بھی نہیں کیا جائے گا۔

حضرت حسان ابن ثابتؓ نے فرمایا:

واحسن منک لم ترقط عینی ، واجمل منک لم تلد النساء

خلقت مبرءا من کل عیب ، کانک قد خلقت کما تشاء

میری آنکھ نے آپ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ اور آپ سے زیادہ جمیل اور خوبصورت عورتوں نے نہیں جنا۔ آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا کہ آپ حسب منشاء پیدا کئے گئے۔ خود اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ذات کریم میں مکارم اخلاق محامد صفات اور ان کی کثرت وقوت اور عظمت کے لحاظ سے قرآن کریم میں مدح وثنا فرمائی اور ارشاد ہے انک لعلی خلق عظیم بلاشبہ آپ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں اور فرمایا و کان فضل اللہ علیک عظیما آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم کے اخلاق کریمہ سے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کان خلقہ القرآن آپ کا اخلاق قرآن تھا۔ (۲)

صفات قدسیہ: تعارف ربانی...... حدیث قدسی

صحیح بخاری میں بروایت حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی حدیث مروی ہے جو حضور اکرم ﷺ کے اکثر اخلاق کریمہ کے لئے جامع ہے اوران میں کچھ صفات عالیہ قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں چنانچہ حدیث میں ہے۔

(۱) یا ایھا النبی انا ارسلنک شاھد او مبشرا و نذیر ا و حرز اللامیین اے نبی بے شک ہم نے آپ کو اپنی امت پر گواہ بنا کر بھیجا۔فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانے والا اور امتوں کے لئے پناہ دینے والا بنایا ہے۔

(۲) انت عبدی ورسولی -آپ میرے خاص الخاص بندے اور رسول ہیں

(۳) سمیتک المتوکل میں نے آپ کا نام متوکل رکھ دیا کیونکہ ہر معاملے میں آپ مجھ پر توکل کرتے ہیں

(۴) لیس بفظ و لا غلیظ نہ آپ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل ہیں

(۵) و لا سخاب فی الاسواق نہ بازاروں میں شور وشغب کرنے والے ہیں۔

(۶) و لا یدفع السیئة بالسیئة برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے۔

(۷) ولکن یعفو و یغفر بلکہ معاف فرماتے اور درگذر کرتے ہیں۔گویا آپ قرآنی حکم ادفع بالتی ھی احسن برائی کا بدلہ بہت عمدہ طریقے پر دیا کرو پر عمل پیرا ہیں۔

(۸) ولا یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملة العوجاء اللہ آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک گمراہ قوم کو آپ کے ذریعہ سیدھے راستے پر نہ لے آئے۔یعنی جبتک یہ لوگ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سیدھے مسلمان نہ ہو جائیں۔

(۹) ویفتح بہ اعینا عمیا آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک کافروں کی اندھی آنکھوں کو بینا نہ فرمادے۔

(۱۰) واذانا صما و قلوبا غلفا اور بہرے کان اور پردے پڑے دلوں کو نہ کھول دے۔بعض روایتوں میں یہ صفات بھی مزید بیان کی گئی ہیں۔

(۱۱) اسددہ بکل جمیل ہر عمدہ خصلت سے آپ کی تسدید یعنی درستی کرتا رہوں گا

(۱۲) واھب لہ کل خلق کریم ہر اچھی خصلت آپ کو عطا کرتا رہوں گا

(۱۳) واجعل السکینة لباسہ وشعارہ، میں اطمینان کو آپ کا لباس اور شعار اور (بدن سے چمٹے ہوئے کپڑوں کی طرح) بنادوں گا۔

(۱۴) والتقوی ضمیرہ، پرہیزگاری کو آپ کا ضمیر یعنی دل بنادوں گا

(۱۵) والحکمۃ معقولہ حکمت کو آپ کی سوچی سمجھی بات بنادوں گا۔

(۱۶) والصدق والوفا طبیعتہ، سچائی اور وفاداری کو آپ کی طبیعت بنادوں گا

(۱۷) والعفو والمعروف خلقہ معافی اور نیکی کو آپ کی عادت بنادوں گا۔

(۱۸) والعدل سیرتہ والحق شریعتہ، والھدی امامہ، والاسلام ملتہ انصاف کو آپ کی سیرت حق کو آپ کی شریعت ہدایت کو آپ کا امام اور دین اسلام کو آپ کی ملت کا درجہ دوں گا۔

(۱۹) احمد اسمہ، آپ کا نام نامی (لقب) احمد ہے۔

(۲۰) اھدی بہ بعد الضلالۃ آپ ہی کے ذریعہ تو میں لوگوں کو گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

(۲۱) واعلم بہ بعد الجھالۃ جہالت تامہ کے بعد میں آپ ہی کے ذریعہ علم وعرفان لوگوں کو عطا کرونگا۔

(۲۲) وارفع بہ الخمالۃ آپ ہی کے ذریعہ میں اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بام عروج تک پہنچاؤں گا۔

(۲۳) واسمی بہ بعد النکرۃ آپکی بدولت اپنی مخلوق کو جاہل وناشناس حق ہونے کے بعد بلندی عطا کروں گا۔

(۲۴) واکثر بہ بعد القلۃ آپ کی ہدایت کی بدولت آپ کے متبعین کی کم تعداد کو بڑھادوں گا۔

(۲۵) واغنی بہ بعد العیلۃ لوگوں کے فقر وفاقہ میں مبتلا ہوجانے کے بعد میں آپ کے ذریعہ ان کی حالت کو غنا (فراغت) میں تبدیل کردوں گا۔

(۲۶) والف بہ بین قلوب مختلفۃ واھواء مشتتۃ وامم متفرقۃ۔ اختلاف رکھنے والے دلوں۔ پراگندہ خواہشات اور متفرق قوموں میں، میں آپ کے ذریعے الفت پیدا کروں گا۔

(۲۷) واجعل امتہ خیر امۃ اخرجت للناس میں آپ کی امت کو بہترین امت قرار دوں گا جو انسانوں کی ہدایت کے لئے ظہور میں لائے گی۔ (۳)

قبل از نبوت سیرت مطہرۃ:

جس وقت آپؐ اس جہاں میں تشریف لائے تو تمام دنیا اور اہل قریش بے راہ رو، سفاک، ظالم اور اخلاق کی پستی میں مبتلا تھے اس ماحول میں نبی کریمؐ جاہلیت کے ساری برائیوں اور لغزشوں سے محفوظ رہے۔ مروت اور حسن خلق میں آپؐ کا کوئی ثانی نہ تھا۔ امانت ودیانت میں آپؐ اپنی مثال آپ تھے ان ہی عادات حسنہ کی بناء پر آپؐ کو امین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس برس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبوت کے عظیم نعمت سے نوازا تاکہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو حقانیت اور صداقت کی راہ دکھائی جاسکے۔ لہذا نبوت کی سرفرازی کے بعد نبی کریمؐ نے توحید

اور حق کی دعوت شروع کی یہ وہ وقت تھا کہ مکہ اور اہل عرب کے ہر گھر میں بتوں کے انبار لگے ہوئے تھے اور وہ لوگ ان بتوں کو اپنا شفیع اور مددگار مانتے تھے۔ شرک کی ضلالت عام تھی نبی کریمؐ نے ان سب لوگوں کو جمع کر کے توحید و واحدانیت کا درس دیا۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مالک الملک اور حی و قیوم ہے اس کے حکومت سے کوئی گوشہ باہر نہیں اسکے علم سے کوئی شئی مخفی نہیں وہ غفلت سے منزّہ اور نسیان سے پاک ہے جس ہستی کی ایسی صفتیں ہوں اسکے سامنے کسی کی سعی اور شفارش کی کیا گنجائش ہے یہ بیان حق آپؐ نے جب قریش کے سامنے کیا تو تمام قوم آپؐ کے مخالف ہو گئیں اور آپؐ کے نبوت سے انکار کیا جسکی دلیل کے طور پر اللہ تعالیٰ نے سورہ یونس کی یہ آیت نازل فرمائی: قل لو شاء الله ماتلوته عليكم ولا ادرٰكم بهٗ فقد لبثت فيكم عمرا من قبله افلا تعقلون۔ (۴)

ترجمہ: کہہ دے اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا اس کو تمہارے سامنے اور نہ وہ تم کو خبر کرتا اس کی کیونکہ میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اس سے پہلے کیا پھر تم نہیں سوچتے۔

اس آیت مبارکہ میں صداقت نبوت کی واضح اور وجدانی دلیل بیان کی گئی ہے کہ آپؐ ان میں کوئی نیا آدمی نہیں ہے بلکہ ان ہی کے مابین ایک عمر یعنی چالیس سال گزارے ہیں اس تمام مدت میں آپؐ کی زندگی ان کے سامنے رہی اس تمام عرصے میں تم نے کوئی ایک بھی بات سچائی اور امانت کے خلاف دیکھی اور اس تمام مدت میں کسی انسانی معاملے میں کبھی جھوٹ بولا؟ تو کیا اب اللہ پر جھوٹ باندھوں گا کہ اللہ کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔

فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بايته انه لايفلح المجرمون۔ (۵) ترجمہ: بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوسکتا ہے کہ جو اپنی جی سے جھوٹ بنا کر اللہ پر افترا کرے اور اس آدمی سے جو اللہ کی سچی آیتیں جھٹلائے؟ یقیناً جرم کرنیوالے کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

مطلب یہ ہے کہ دو باتوں سے انکار نہیں کیا جاسکتا جو شخص اللہ پر افترا کرے اس سے بڑھ کر کوئی شریر نہیں جو صادق کو جھٹلائے وہ بھی سب سے زیادہ شریر ہے۔ آپؐ نے کہا کہ اگر میں مفتر علی اللہ ہو تو مجھے ناکام و نامراد ہونا پڑے گا۔ اور اگر تم سچائی کے مکذب ہو تو تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کا قانون ہے کہ مجرموں کو فلاح نہیں دیتا۔ چنانچہ اللہ کا فیصلہ صادر ہوا جو مکذب تھے ان کا نام ونشان بھی نہ رہا جو صادق تھا اس کا کلمہ صدق آج تک قائم ہے اور قائم رہے گا۔ آپؐ کی صداقت کی اس سے بڑھ کر کیا نشانی ہوسکتی ہے کہ ان کے سخت سے سخت معاند بھی اس عجیب وغریب کشش اور تاثیر سے انکار نہ کر سکے جو آپؐ کی شخصیت اور تعلیم میں پائی جاتی تھی چونکہ اعتراف حقیقت کیلئے تیار نہ تھے اس لئے مجبور ہو جاتے تھے کہ اسے جادو سے تعبیر کرے۔ وقال الكفرون هذا سحر كذاب (۶) اور کہنے لگے منکر یہ جادوگر ہے جھوٹا۔ پیغمبر اسلام ﷺ نے جب کلام حق کی منادی شروع کی تو قریش مکہ سچائی دیکھ رہے تھے اور سمجھ بھی رہے تھے کہ یہی حق ہے لیکن وہ لوگ اسے سچائی سمجھنا گوارا نہ کرتے

تھے اس لئے کہتے کہ آپ مجنون ہو گئے۔ پھر کہتے کہ خواب وخیال کو وحی اور نبوت سمجھتے ہے۔ لیکن جب تاثیر اور نفوذ کو دیکھتے تو کہتے کہ جادوگر ہے۔ خدا اخدا کے فرشتوں پر خدا کی کتابوں پر خدا کے تمام رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا سچا اور کامل ایمان ہے خدا کی ہستی اس کی واحدانیت اور آخرت کا دن دین کے بنیادی حقائق ہیں اور یہی وہ حقائق ہیں جن سے کفار مکہ نے منہ موڑا تھا۔ آپؐ نے یہی دعوت ان کو پہنچائی۔

ابو طالب کا قوم کی طرف سے سفیر بن کر آنا نبی کریمؐ نے جب راہ حق کی دعوت دی اور پورا عرب دشمن ہو گیا تو قریش نے مل کر ابو طالب کو واسطہ بنایا کہ وہ آپؐ کو اس قسم کی باتوں سے روک دیں اور یا آپ (ابو طالب) اس کی حمایت چھوڑ دیں۔ ابو طالب نے عمدہ پیرائے میں جواب دے کر ان کو رخصت کر دیا ادھر رسول اللہ ﷺ کلمہ حق کی نشر واشاعت میں سرگرم عمل رہے قریش صبر نہ کر سکے اور دوبارہ رؤسا قریش کی ایک سفارت ابو طالب کے پاس آئی کہ آپ اپنے بھتیجے کو باز رکھیں ورنہ ہم سب تمہارے خلاف جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ فریقین میں سے کوئی ایک فنا ہو جائے۔ ابو طالب کو بھی فکر ہوئی اور آفتاب رسالت ﷺ سے اس معاملہ میں گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا اے عم بزرگوار ''خدا کی قسم اگر وہ میرے داہنے ہاتھ میں آفتاب اور بائیں ہاتھ میں ماہتاب لا کر رکھ دیں اور یہ چاہیں کہ میں خدا کا کلمہ اس کی مخلوق کو نہ پہنچاؤں تو میں ہرگز اس کے لئے آمادہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ یا خدا کا سچا دین لوگوں میں پھیل جائے اور یا کم از کم اسی جدوجہد میں اپنی جان دے دوں'' ...... اس چاند اور سورج کی حقیقت آپؐ کے سامنے یہ تھی آپؐ نے کہا کہ دونوں آ جائے تو میں اپنا کلمہ چھوڑنے والا نہیں ہوں یعنی اس کلمہ کے مقابلے میں جو کہ میں لے کر اٹھا ہوں جو ''توحید و رسالت کا بیان'' ہے اس چاند و سورج کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب آپؐ اس جہان کے ہدایت کیلئے مبعوث ہوئے تو آپؐ کے ایک ہاتھ میں اللہ کی چمکتی ہوئی کتاب تھی جو کہ سورج سے زیادہ روشن ہے اور دوسری طرف ''قلب محمدی'' تھا جس میں اخلاق کی نورانیت بھری ہوئی تھی۔ .... (جاری ہے)

سلسلہ مطبوعات موتمر المصنفین (29)

اقتدار کے ایوانوں میں شریعت بل کا معرکہ

...... از ...... مولانا سمیع الحق

ملک کی تاریخ میں نفاذ شریعت کی جدوجہد کا روشن باب، ایوان بالا سینیٹ اور قومی سیاست میں نظام اسلام کی جنگ، آغاز، رفتار کار، صبر آزما مراحل کی لمحہ بہ لمحہ روئیداد اور مستقبل کے لائحہ عمل کے علاوہ خارجہ پالیسی، عورت کی حکمرانی، جہاد افغانستان اور اہم قومی وملی اور بین الاقوامی مسائل پر فکر انگیز گفتگو اور سیر حاصل تبصرے۔

موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان